رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | میں بھی اک قربانی جہد کے پرستاروں میں ہوں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔
(الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل
قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے
(سات روپے)

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی)

جلد ۳ | ۱۱- جولائی سنہ ۱۹۱۵ء (بروز یکشنبہ) مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۳۳ھ | نمبر ۸

مدینۃ المسیح علیہ السلام

خبر گرم جمعرات کو لاہور سے آنیوالوں کی زبانی سُنا گیا کہ اتوار کو حضرت صاحب کا لیکچر ہوگا۔ اکثر احباب وہاں پہنچ کر حاضر خدمت ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بدھ کی شام کو حسب الارشاد حضرت امام محترم لاہور میں مولوی سید سرور شاہ صاحب کی ایک تقریر ہوئی ۔

واپسی اخویم مکرم حضرت میر قاسم علی صاحب دہلوی صوبہ متحدہ کے تبلیغی دورہ سے واپس بدھ کی دوپہر کو مع الخیر داخل دارالامان ہوئے جناب مولینا سید سرور شاہ صاحب بٹالہ ہی سے حضرت صاحب کے حسب ارشاد شامل قافلہ ہو گئے ۔

اللہ غنی وکنا فقراء بابہ" طلباء مدرسہ کو جو بتقریب تعطیل کلاں اپنے اپنے گھروں کو جا رہے ہیں۔ وصولی چندہ کی غرض سے رسید بہیاں دیگئی ہیں امید ہے کہ مقامی احباب ان قومی بھکاریوں ...

اخبار احمدیہ

موضع بھوودن (ریاست مالیر کوٹلہ) میں مرزا عبد اللہ بیگ کے بہنوئی مرزا افضل بیگ صاحب کو چند روز ہوئے۔ نوافل تہجد کے بعد مصلے پہ بیٹھے ہوئے قدرے غنودگی طاری ہو کر دکھلایا گیا کہ ایک قبر ہے بالکل سفید مثل نقرہ چمکتی ہوئی۔ اس کے پاس ہی ایک شخص کھڑا ہے جب اس سے پوچھا کہ یہ قبر کس کی ہے تو جواب ملا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ پھر پوچھا اس میں کون ہے تو کہا کہ مسیح موعودؑ۔ اور اس قبر پر اس قدر کو اکب کا نزول ہو رہا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ رسول کریم کی حدیث " ویدفن فی قبری " کا مطلب یہی ہے کہ عالم برزخ میں آنحضرتؐ اور مسیح موعود کا ایک ہی مقام ہوگا ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل و کرم سے ۷ جولائی کو بخیریت لاہور پہنچ گئے۔ بٹالہ اور امرتسر کے سٹیشنوں پر احمدی احباب نے حاضر ہو کر حضور کے دیدار فیض آثار سے لطف اُٹھایا۔ امرتسر کے احباب قریباً سارے ہونگے لاہور کے سٹیشن پر بھی ایک معقول تعداد میں جمع تھے۔ اور انتظام قابل تعریف تھا۔ بہت تھوڑے عرصہ میں سب کو مع اسباب وغیرہ کے سوار کرا کر جائے قیام پر لے آئے۔ آج بعد از نماز مغرب جناب مولوی سرور شاہ صاحب جو سفر سے واپس آتے ہوئے بٹالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہمرکاب ہو گئے تھے۔ حسب الارشاد حضور وعظ فرمائینگے (رپورٹر الفضل)

ایک احمدی حافظ کی ضرورت

گوئیکی (ضلع گوجرات) میں جماعت احمدیہ کی خواہش ہے کہ قیام رمضان میں قرآن شریف سُنیں۔ اگر کوئی احمدی حافظ صاحب وہاں تشریف لیجائیں۔ تو طعام کے علاوہ کچھ اور مالی خدمت بھی کی جائیگی جس کی تشریح بذریعہ چٹھی قبل از روانگی عرض کر دی جائے گی۔ خط و کتابت بنام اکمل قادیان

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

ڈیرہ غازیخاں سے نذر محمد صاحب لکھتے ہیں کہ "میں ایک ابتلاء میں ہوں"۔ احمدی بھائی انکے حق میں دعائے خیر کریں ٭

پٹیالہ سے حشمت اللہ صاحب کا بھی مضمون وارد ہے احباب توجہ فرماویں ٭

رام گڑھ سے محمد علی صاحب خبر دیتے ہیں کہ غیر احمدی لوگ ہم کو غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے مجبور کرتے اور طرح طرح کے جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ وہ عدالت تک بھی کچھ کارروائی کریں۔ سب اصحاب انکے حق میں دعا فرماویں ٭

رین والہ۔ ضلع گوجرانوالہ کے علم الدین صاحب بعارضہ تپ و کھانسی سخت بیمار ہیں۔ احمدی برادری کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ انکی شفایابی کے لئے دعا سے مدد کرے ٭

سوہدرہ تحصیل وزیر آباد میں ایک شخص پر دشمنوں نے جھوٹا مقدمہ قائم کر کے اُسے گرفتار کرا دیا تھا۔ اس کی بے گناہی و بے بسی پر ترس کھا کر چند احمدیوں نے اللہ تعالےٰ کے حضور اس کے واسطے دعائیں کیں۔ اور حضرت فضل عمر سے بھی دعا کرائی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ بری ہو گیا۔ فالحمد للہ ایسے ایسے نشان آجکل بکثرت ظاہر ہو رہے ہیں۔ کوئی ہے جو ان سے فائدہ اُٹھائے؟

لاہور میں ہمارے ایک بھائی محمد امین صاحب کلرک دفتر ریلوے اپنی اہلیہ کی بیماری سے پریشان ہیں۔ اللہ ان کو تسکین دے۔ اور مریضہ کو صحت۔ احباب دعا فرماویں ٭

امرتسر سے برادر رفیع اللہ صاحب احمدی اسسٹنٹ سٹر (ٹرین ڈسپیچر) اپنی خانہ آبادی کے واسطے دعا اور دختر مرحومہ کے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں ٭

بابا بغیر اسنگھ کو اکثر احمدی احباب جانتے ہونگے۔ حضرت مسیح موعود کے مناقب اور سلسلہ کی تائید میں انکی پرجوش و دلچسپ تقریریں بزبان پنجابی بہتوں نے جلسہ کے موقعہ پر سنی ہونگی۔ انکی بیوی بیمار ہے "گرو مہدی" کی پاک تعلیمات کو یاد دلا کے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ٭

ترجمۃ القرآن اور تقاریر جلسہ سالانہ کی نسبت بعض احباب بڑے شوق سے دریافت کرتے ہیں وہ نیز دیگر تمام احباب مطلع رہیں کہ ترجمہ وغیرہ کی چھپائی کا کام ہو رہا ہے۔ پہلا پارہ تیار ہونے پر شائقین کی آگاہی کے لئے اعلان کر دیا جاویگا۔ یہ کام سرسری نہیں۔ بڑے اہتمام اور صرف کثیر کو چاہتا ہے۔ پھر خدا کے فضل و نصرت کی ضرورت سب سے زیادہ اور مقدم ہے ٭

لکھنؤ سے برادر محمد عثمان صاحب احمدی لکھتے ہیں: "مولوی محمد علی کا ترجمہ کردہ پارہ اول یہاں آیا ہے۔ میں نے تو اُسے دیکھا بھی نہیں۔ سب کو مفت روانہ کیا ہے یہی مولوی صاحب تھے۔ جن کی تصانیف قیمتاً منگوانا بھی فخر سمجھا جاتا تھا۔ مقام عبرت ہے۔ برادر موصوف اپنی ترقی وغیرہ بعض مقاصد کے لئے دعا کی درخواست بھی کرتے ہیں ٭

جھانسی (الکولیری) سے سید محمد شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اس جنگ کے متعلق مجھ کو ایک شب بہت ہی تڑپ پیدا ہوئی اور مولا سے دعا کی کہ اللہ اب رحم کر دے۔ اور دنیا میں امن کر دے۔ درثمین سے تین دفعہ **فال نکالی**۔ تینوں دفعہ یہ شعر نکلا ؎

اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے ٭ اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

جودھ پور سے عبد الغفور صاحب کامیابی امتحان کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ٭

راولپنڈی میں برادر غلام نبی کے ہاں فرزند نرینہ پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ عمر دے۔ اور خادم دین بنائے۔ احباب دعا فرماویں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں کرم الٰہی پیدا ہوا تھا۔ اب حضرت فضل عمر کے عہد مبارک میں جو آیا وہ فضل الٰہی ہے۔ فالحمد للہ۔ مبارک ہو ٭

اخویم مکرم بابو سید عبد الغنی شاہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر قادیان کا بچہ کچھ دنوں سے بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ شاہ صاحب کے اخلاق پبلک کے ساتھ قابل تحسین اور احمدی دوستوں کے ساتھ بالخصوص بڑے مخلصانہ ہیں۔ آپکے اسسٹنٹ اور باقی عملے والے بھی اپنے برتاؤ اور ادائگی فرض کے لحاظ سے مستحق تعریف ہیں ٭

انبالہ شہر سے ہمارے مکرم بھائی حاجی میراں بخش صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ کے مخلص خادم قدیم بابو عبد الرحمن صاحب ہیڈ ٹریژری کلرک کچھ عرصہ سے علیل ہیں تمام احباب ان کے واسطے خاص تڑپ سے دعا فرمائیں ٭

جہلم سے حافظ غلام رسول صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ کی تشریف آوری کے موقعہ پر وہاں کی جماعت نے صہ۹ر غیر معمولی چندہ پیش کیا۔ حالانکہ جماعت موصوفہ کی طرف سے ترقی اسلام کا چندہ برابر باقاعدہ بھی جاتا رہتا ہے۔ جزاہم اللہ۔ نیک کاموں کی توفیق ملنے پر خدا تعالیٰ کا بہت بہت شکر کرنا چاہیئے۔ یہ سارا کاروبار اسی کا ہے۔ حصول ثواب کا موقعہ دینا بھی اس کا احسان عظیم ہے ٭

خبریں جنگ

وبائے ہیضہ۔ مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار بوڈاپسٹ سے خبر دیتا ہے۔ کہ جرمنی میں قریب قریب ہر جگہ وبائے ہیضہ پھوٹ پڑی ہے۔ سرکاری شمار و اعداد سے پایا جاتا ہے کہ جون کے دوسرے ہفتہ میں ۱۵ واردات ۱۳۔ اموات صرف شہر مذکور میں ہوئیں۔ ۱۷۲ کیس ۵۹ موتیں بیرونجات میں اور ۱۴۱۴ واردات ۱۳۱۲ اموات قیدیوں کے صرف ایک کیمپ میں۔ (مسیح موعودؑ نے پہلے ہی خبر دیدی تھی کہ یورپ میں وبا پھیلے گی۔)

گلیشیا سے جنوب مشرقی پولینڈ کی جانب افواج غنیم جو اُمڈی چلی آرہی تھیں ان کی پیشقدمی اب روک دی گئی ہے۔ اور اب رُوسی جوابی حملوں میں بڑی زبردست طاقت سے کام لیکر قبضہ سے نکلا ہوا علاقہ دوبارہ لینا چاہتے ہیں ٭

مغربی محاذ میں ان چند دنوں کے اندر اس سرے سے اُس سرے تک جنگ و جدل کا بازار گرم رہا۔ جرمنوں کی جارحانہ کارروائی پچھلے جمعہ انتہائی شدت کو پہنچ گئی تھی۔ اسی لئے آخراب غنیم کا زور ٹوٹ گیا۔ اگرچہ اس کا توپخانہ تاحال اپنا کام کر رہا ہے فرانسیس اپنے مورچوں پر بدستور قائم ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ گذشتہ ہزیمت کے بعد ابتک غنیم کی پیدل جمعیت نے کوئی حملہ نہیں کیا۔ فرنچ طیارے بڑی مستعدی سے ریلوے جنکشنوں اور جرمن توپ خانوں پر گولہ باری کر رہے ہیں ٭

رُوسی مراسلہ سرکاری کے مطابق خلیج ڈانٹزگ کے دہانہ پر پہلے جمعہ کو ایک آبدوز نے جرمن جنگی جہاز پر تارپیڈو پھینکا اور رُوسی تباہ کن کشتیوں نے غنیم کے آبدوزوں کی خوب خبر لی جو غائب ہوگئیں ٭

جرمن۔ جنوب مغربی افریقہ میں جنرل بوتھا نے مقام اوٹاوی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور سوائے دو چھوٹی چھوٹی شاخوں کے جرمنوں کو ریلوے لائنوں سے منقطع کر دیا گیا ہے ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱؍جولائی سنہ ۴۵ء

"ڈرو مت مومنو"

(الہام مسیح موعود علیہ السلام)

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

خدا تعالیٰ کی باتیں انسانِ ضعیف کی سی کچی باتیں نہیں ہوتیں کہ مُنہ سے تو چاہے جو نکال بیٹھتا ہے۔ مگر یقین اور وثوق کے ساتھ ایک پل بھر کا بھی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں ضرور اتنے عرصہ تک جیوں گا اور فلاں وفلاں کام بھی کرنے پاؤنگا۔ اُس ہستی اعلیٰ کا علم و اقتدار ایسا نہیں جسمیں ذرّہ بھر بھی خامی وکمزوری کا شائبہ ہو۔ اُسکی قدرت نمایاں یوں تو ازل سے اسکے زندہ اور مدبر بالارادہ ہونے کے بے شمار کرشمے دکھلاتی رہی ہیں اور ابد الاباد تک اُنکا لاانتہا ہی سلسلہ جاری رہے گا لیکن بنی نوع انسان کو اُن سے بصیرت حاصل کرنے کے موقعے زیادہ تر **ماموروں اور مرسلوں** کے زمانہ میں ملا کرتے ہیں۔ چنانچہ آج بھی جبکہ تمام راستبازوں کی پے درپے بشارات کے مطابق **مہدی آخر زماں** کا وقت ہے ہم بیسیوں برس سے اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں کہ اُس مامور برحق کی تائید وتصدیق میں منکروں پر اتمام حجت کرنے کے لئے ہزاروں نشان **زمین وآسمان** سے ظاہر ہوئے۔ اور ابھی تک اُنکا سلسلہ جاری ہے بلکہ تاقیامت جاری رہے گا۔ کیونکہ آپکا ظہور دراصل میں اُسی رحمۃ للعٰلمین کی دوسری بعثت ہے جو اصلاح وہدایتِ خلق کا ایسا عظیم الشان وعدیم النظیر مشن لیکر دنیا میں آیا کہ اسکا فیض آئندہ ہمیشہ ہمیشہ کے واسطہ کافی ہے اور انسان کی جسمانی۔ اخلاقی۔ روحانی غرض ہر قسم کی ضروریات پر حاوی ہے صلے اللہ علیہ وسلم۔

ماموروں کے وقت میں اُسکے اقتداری کرشمے بالخصوص نمایاں طور پر ظہور میں آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نشۂ غفلت میں مست نسلِ انسانی اپنی جہالت نادانی اور شرارت سے ان کے پاک مشن کو مٹانا چاہتی ہے مگر خدا تعالیٰ کی زبردست مشیت کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ بڑھے اور روز بروز زیادہ فروغ پائے۔ خدا کی باتوں سے بیگانہ اور اُس کے پرحکمت کاموں سے لاپرواہ لوگ اسکو نیست ونابود کرنے اور ناکام ونامراد رکھنے میں اپنی پوری پوری طاقت خرچ کر دیتے ہیں وہ منفرداً فرداً بلکہ سب ملکر بھی ناخنوں تک زور لگاتے ہیں کہ کسی طرح یہ الٰہی سلسلہ صفحۂ ہستی سے ناپید ہو جائے۔ مگر خدا جو خود اپنے ہاتھ سے اِس بابرکت پودے کو لگاتا ہے۔ اور جس کی قدرت ایسی غالب ہے کہ زبردست سے **زبردست طاقت** بھی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اپنے اِس آسمانی کاروبار کی آپ حفاظت کرتا اور تمام مزاحمتوں کے بالمقابل اسکو سرسبز وبارآور کرکے دکھلا دیتا ہے۔ اور یہ سب کچھ یونہی گول مول طور پر نہیں ہوتا۔ کہ اہل دل اور اصحابِ بصیرۃ بھی اسکے نشیب وفراز کو دیکھنے اور سمجھنے سے قاصر رہیں۔ بلکہ خدا اپنے فرستادوں کو انکی ابتدائے بعثت میں جبکہ بظاہر اسباب اُنپر ہر طرح کی بے بسی وبیکسی کا وقت ہوتا ہے۔ ڈنکے کی چوٹ بتلا دیتا ہے کہ میری مرضی ضرور غالب ہوکے رہے گی۔ کوئی لاکھ جتن کرے تمہارا بال بیکا نہیں ہو سکتا۔ پھر ان کی معرفت ان کے مومنوں اور متبعوں کو بھی تسلی دیجاتی ہے کہ دیکھو تم گھبرانا نہیں۔ گوناگوں آفات نازل ہونگی **حوادث کی آندھیاں** چلیں گی۔ مگر اسلیئے کہ تا غافل لوگ جاگیں اور ہوش میں آکر ہمارے **خوف وخشیۃ** کی ضرورت محسوس کریں۔ خود تمہیں بڑے بڑے سخت امتحانوں اور آزمائیشوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن کیوں؟ اسواسطہ نہیں کہ تم جی چھوڑ کر ہمت ہار کے بیٹھ رہو۔ اور ہمارے مامور ومرسل کا ساتھ نہ دو۔ بلکہ محض اِس غرض سے کہ تا تم اَور بھی **صدق وسداد** سے ہماری راہ میں قدم مارو۔ اپنے حوصلہ کو پہلے سے بھی زیادہ بلند کرو اور تمہارا عزم واستقلال پیش از پیش جوش واخلاص دکھلا کر یہ ثابت کر دے کہ ہمنے تم کو چننے میں **غلطی نہیں کھائی**۔ کیونکہ تم ہی تمام موجودہ مخلوق میں ہماری اعلیٰ مشیت کا **بارِ امانت** اٹھانے کے اہل تھے۔ اور بالآخر تم ہی اُن بے شمار **فضلوں کے وارث** ہوگے جو ہماری خاطر تمام سفلی توقعات اور فانی تعلقات سے بیزار ہوکر گوناگوں مصائب وآلام کو خوشی خوشی برداشت کرنے والوں کے شامل حال ہوا کرتے ہیں۔ وہ جو ہر حال ہم ہی میں تسلی پاتے اور نازک سے نازک موقعوں پر بھی تادمِ آخر ثابت قدم رہتے ہیں۔

ہمارے اس مضمون کا اصل محرک وہ اطلاعات ہیں۔ جو حضرت فضل عمر خلیفہ برحق ایدہ اللہ کی خدمت میں وقتاً فوقتاً مختلف احباب کی جانب سے پہنچتی رہتی ہیں۔ اور جن کا ماحصل یہ ہوتا ہے کہ سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے **مخالفین** ہمیں طرح طرح سے ستاتے اور دکھ دیتے ہیں۔ کہیں شادی بیاہ کے معاملہ میں کہیں جماعت وامامت کے متعلق کہیں نماز جنازہ پر۔ اور کہیں مسئلہ نبوت یا حضرت اقدس کے دعاوی وغیرہ وغیرہ پر آئے دن برسر پرخاش رہتے ہیں۔ انکا منشاء یہ ہوتا ہے کہ احمدی کسی طرح اپنے عقاید میں متزلزل اور اعمال میں سُست پڑ جائیں۔ یا معاذ اللہ ان کی خاطر بالکل ہی دین حق کو چھوڑ بیٹھیں۔ ایسی خبروں سے ہمیں جو صدمہ پہنچنا چاہیئے ہر غیرتمند احمدی بآسانی اندازہ کر سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ان مظلوم مریدانِ بااخلاص کے حق میں دعائیں بھی فرماتے اور تسلی ونصیحت آمیز جوابات بھی بھجواتے رہتے ہیں۔ چونکہ بہت سے احباب کو فرداً فرداً طویل خطوط بھیجے جانے دشوار ہیں۔ لہذا ہمیں مناسب معلوم ہوا کہ بذریعہ اخبار چند ضروری کلماتِ خیر اپنے برادران دینی کے گوش گزار کر دیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیمات اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے ارشادات پر ہی مبنی ہیں۔ اسواسطہ احباب کو چاہیئے کہ انہیں خاص توجہ سے پڑھیں اور عملاً ان سے فائدہ اٹھائیں۔

یہ بالکل پکی اور یقینی بات ہے کہ اس سلسلہ کو خدا نے خود قایم کیا۔ وہی اسکا حامی ومددگار رہے۔ اور اسکی تائید ونصرت کے بڑے بڑے شاندار وعدے فرما چکا ہے۔ پس گو مخالف ہمارا مضحکہ ہی کیوں نہ اُڑائیں۔ لیکن ہم میں سے ہر ایک کا جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا راستباز فرستادہ مان چکا ہے۔ اس بات پر پورا پورا ایمان اور بھروسہ ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اس جماعت کو ہرگز ہرگز دشمنانِ حق کے مقابلہ میں ذلیل ورسوا یا مغلوب ہونے نہ دیگا۔ حضور انور کا الہام مندرجہ عنوان (ڈرو مت مومنو) ہمیں آج سے برسوں پہلے ہی اس امر سے آگاہ کر چکا ہے کہ قسم قسم کی مشکلات اور ابتلاؤں سے ہماری آزمایش کیجائے گی۔ مگر ہمیں اُن آفات ومصائب سے ہراساں یا دل شکستہ نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ خدا خود تسلی دیتا ہے اور پے درپے اپنے مامور کی زبانی ہماری ڈھارس بندھا چکا ہے کہ حاسد بدبین سارے کے سارے خائب وخاسر رہیں گے اور میدان آخر ہمارے ہی ہاتھ رہنا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔ یہ زمانہ رحمان وشیطان کی آخری جنگ کا ہے۔ اور اسمیں شک شبہ کی ذرا بھی گنجایش نہیں کہ جو لوگ حزب الشیطان کا ساتھ دینگے وہ انجام کار ناکامی

ذلت کا عذاب چکھینگے۔

پس اے جری اللہ کے نام لیوا لوگو! بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنی ہر قسم کی کمزوریاں دور کرنے میں خارق عادت مستعدی دکھلاؤ۔ اُس خدائے قادر وقاہر کے ساتھ جس کی پکڑ شریروں کیواسطے بڑی سخت ہے۔ بہت مضبوط علاقہ جوڑو۔ پرہیزگاری وطاعت گزاری کا ایسا نمونہ دکھلاؤ کہ دنیا خود بخود ہیبت حق سے مرعوب ہو جائے۔ تمہارے دلوں میں احمدیت کی۔ کہ وہی آج دین حق اور عین اسلام ہے۔ ایک غیرت ہو تاکہ خدائے غیور وشکور بھی ہر مشکل آزمائش میں تمہارے لئے ویسی ہی بلکہ اپنی شان کے مطابق اُس سے بھی بڑھکر غیرت دکھلائے۔ خدا کے وعدوں پر بے اعتباری نہ کرنا۔ اس کے فضل ورحمت سے مایوسی ابلیس لعین کا کام ہے۔ تم اُن بشارتوں پر جو خدا نے اپنے مسیح کی معرفت تم کو دی ہیں پختہ بھروسہ رکھو۔ تم اگر خدا سے اپنا معاملہ صاف رکھو گے تو کوئی دشمن تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہے اور اگر اپنی اصلاح سے بے فکر رہ کر زبانی احمدیت کے دعووں پر اکتفا کرو گے تو آسمانوں اور زمین پر کوئی نہیں جو تمہارا حامی ومددگار ہو سکے۔ مگر وہ جیسے حضور ہمیشہ عاجزی وخاکساری سے جھک کر اپنی کمزوریوں کا اقرار کرنا اسکے دریائے رحمت کو جوش میں لاتا ہے۔ تم فرشتے نہیں بن سکتے۔ مگر اولاد آدم تو ہو۔ جو شرائط عبودیت بجا لا کر مقام قرب میں ملائکہ سے بھی آگے بڑھ سکتا ہے۔ اور اغیار کی سرد مہریاں۔ دشمنان دین کی جفا کاریاں۔ خدا کی طرف سے طرح طرح کی قربانیوں کے مطالبات لاریب تمہاری [illegible] سے بظاہر بالا تر ہیں۔ مگر یاد رکھو فی الحقیقت ایسا نہیں۔ کیونکہ خدا کسی پر اسکی وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا کرتا۔ جوں جوں تم پر سختیاں ہوں اپنے مولیٰ کی خاطر انکو خوشی خوشی سہے جاؤ۔ تمہارے لئے خدا کی یہ تسلی تھوڑی نہیں ہے۔ جو اسکے برگزیدہ مسیح موعودؑ کی زبان پر جاری ہوئی:-

"اے تمام جہان کے لوگو! سُن رکھو کہ یہ اسکی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا۔ اور حجت وبرہان کی رو سے سب پر انکو غلبہ دیگا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اسکے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھیگا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔"

اسلام کے مستقبل کی نسبت یہ ایک قطعی پیشگوئی ہے۔ جو حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء کی معرفت آج سے بارہ سال قبل دنیا کو سنائی گئی۔ اُسوقت سے ابتک سلسلہ کی حیرت انگیز ترقیات اسکی صداقت کا مبین ثبوت ہیں۔ حالانکہ اُن بشارات کے ظہور کامل سے موجودہ ترقی کو کچھ بھی نسبت نہیں۔ جو جیئے گا وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیگا۔ مگر مبارک ہیں وہ جو آج ہی کل کی فکر کرتے ہیں۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین

آغا خانی مسلمانوں کا ارتداد

حال میں چند آغا خانی مسلمان بعض آریہ سماجیوں کی کوشش سے پھر اپنے پچھلے دھرم میں جا ملے ہیں۔ جسپر آریہ مہاشے مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتے۔ کیا کوئی واقفکار سمجھدار انسان کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے مرتد آریوں کی اصطلاح میں شدھ ہونے سے قبل مذہب اسلام کی حقیقت کو سمجھا ہوا تھا۔ یا اب سماجی مت کو انہوں نے سوچ سمجھ کے اختیار کیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا مسلمانوں کو ایسے واقعات سے عبرت حاصل نہیں کرنی چاہیئے؟ وہ امر حق کو قبول کریں یا نہ کریں لیکن زمانہ کی حالت تو انپر اچھی طرح حجت تمام کر چکی ہے کہ جب تک وہ رطب ویابس عقاید سے بیزار ہو کر مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کیا ہوا حقیقی اسلام اختیار نہ کرینگے۔ انکی حالت ہر پہلو سے اور ہر وقت مخدوش رہیگی۔

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا؟

اے قوم جو اسلام کی نام لیوا کہلاتی ہے۔ مگر افسوس کہ اسمیں ہزاروں لاکھوں اسوقت ایسے ہونگے جنھیں کسی پہلو سے مسلمان نام مسلم نما کہنا بیجا نہ ہوگا۔ ذیل میں ہم ایک ممتاز ہندو معاصر (ہندوستان لاہور) کے لیڈنگ آرٹیکل سے جو اسنے اپنی قوم کے اسباب زوال پر بڑی قابلیت سے لکھا ہے کچھ اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جسے پڑھکر اُن مسلمانوں کو اپنے دل میں شرمانا چاہیئے جو خدائے اسلام کی مقرر کردہ حکیمانہ عبادت سے غافل ہیں۔ نیز وہ جو گو دکھاوے کی رسمی طور پر بعض عبادات کے کم وبیش عادی تو ہیں لیکن ان کی عملی زندگی میں وہ پاک تاثیرات وبرکات نہیں دیکھی جاتیں جو خدا تعالےٰ نے انکا لازمی نتیجہ بتلائی تھیں۔ مثلاً نماز ہی کو لو جسپر معاصر موصوف نے خاص طور سے زور دیا ہے۔ قرآن کریم نماز کا اثر اگر وہ اسی طرح ادا کیجائے۔ جیسا کہ اوسکا حق ہے۔ یہ بتلاتا ہے کہ انسان فحشاء منکر وبغی سے بچکر متقی وپرہیزگار بنجائے۔

اب کتنے مسلمان ہیں جو ان باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوں اور پھر نماز کی تاثیر بھی انمیں خاطر خواہ عیاں ہوتی ہو۔ علاوہ اسکے وہ ہمسایوں اور غیروں تک کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے جیسا ایک غیر مسلم معاصر بھی اسکا مقر ہے تو کیا مسلمانوں کے واسطے یہ امر شرم کا موجب نہیں کہ احمدیوں کے ساتھ انکا طرز عمل اُس تعلیم سے کوسوں دور ہے۔ سنین ماضیہ میں یعنی خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت ان کے مولوی طائفہ نے جیسے جیسے وحشیانہ فتوے اِس غریب جماعت کے خلاف جاری کئے۔ وہ تو بجائے خود رہے۔ اب بھی جیسا کہ ہمنے آپکے لیڈر میں سرسری طور پر ذکر کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح کی روزانہ ڈاک سے پتہ لگتا ہے۔ اکثر تنگ خیال وناحق کوش معاندین سلسلہ کا برتاؤ احمدیوں کے ساتھ سخت افسوسناک پایا جاتا ہے۔ جسپر ہم بجز صبر وشکر اور حوالہ بخدا کرنیکے اور کیا کر سکتے ہیں۔ غیر احمدی خود ہی سوچیں کیا اسلام کی یہی تعلیم ہے؟

بہرحال معاصر موصوف بعنوان "مسلمانوں کی فوقیت کا راز" لکھتا ہے:-

اِس سے کسی کو انکار نہ ہوگا کہ موجودہ زمانہ کے ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمان بھائیوں میں دلی طاقت زیادہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ان میں۔ ۹۰ فیصدی سے زیادہ ہر روز پرماتما کے حضور میں حاضر ہوتے ہیں جبکہ عام طور پر ہندوؤں نے سندھیا تو ایکطرف سندھیا کا نام بھی چھوڑ دیا ہے مسلمان ہر وقت تیار رہتا ہے۔ کاری ہو شکستان، کربلا یا سندھ ہو یا ساگر کی صفات کا دن میں پانچ بار دھیان کرتے ہیں وہ کسی دنیاوی طاقت کا بھروسہ نہیں کرتے بلکہ براہ راست اسکے التجا لاتے ہیں جو تمام طاقتوں کا منبع ہے تم تجربہ سے دیکھتے ہو کہ لیمو کا دھیان کرنیسے بعض لوگوں کے منہ میں پانی بھر آتا ہے ناول پڑھتے ہوئے یا ڈرامہ دیکھتے ہوئے لوگ رونے لگتے ہیں بہادروں کا قصہ سننے سے انسان کے دل میں شجاعت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے بھگتوں کے چرتر پڑھنے سے بھگتی اور پریم کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں۔ تو کیا خدائے پاک کی حضوری میں بار بار حاضر ہونے کا دل پر کوئی اثر نہیں ہوگا یہی بھید مسلمانوں کی ہندوؤں پر فوقیت کا ہے۔ یہی سبب ہے کہ ان کی ہمتیں اعلیٰ اور ہندوؤں کے حوصلے پست ہیں۔ مگر یاد رہے کہ ہم انکو مسلمان نہیں کہتے جو ہندوؤں کو لوٹ لیتے ہیں۔ اسلام میں تو ہمسایہ کے بہت بڑے حقوق ہیں سچے مسلمان کبھی کسی ہمسایہ کو تکلیف نہیں دے سکتے*

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

در مدح حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مُسدّس بر۔ مسیح کی چھٹی کا جواب

مٹانے کو تجھے بڑھ بڑھ کے اُٹھے ہیں جہاں والے
کبھی کابل کے باشندے۔ کبھی ہندوستاں والے
لئے تیغِ قلم نکلے بہت مہر بتان والے
ہوئے پس پا مگر تیرِ دکاں گُرز وستاں والے
ہُوا ناصر خدا تیرا میری اے قادیاں والے
ہمیں بخشی اماں تو نے میرے دارالاماں والے

مسیح و مہدیٔ آخر زماں تو بن کے آیا ہے
کیا زندہ ہے دین۔ دشمن کو بھی نیچا دکھایا ہے
تیرے آگے سرِ تسلیم ہر اک نے جھکایا ہے
نہ ہو سب کچھ یہ کیونکر تجھ پہ جب اللہ کا سایہ ہے
عجب کچھ مرتبہ عالی تیرا حق نے بنایا ہے
کہ تیرے آستاں پہ جھکتے ہیں سب عیسوستاں والے

بھری ہمدردیٔ اسلام تھی از بس تیرے دل میں
اسی کا ذکر روز و شب فقط تھا تیری محفل میں
تیرے آنے سے آئی جاں میں جاں۔ آرام ہر دل میں
اگر آیا تو ہی بس کام آیا اپنے مشکل میں
کھڑا خم ٹھونک دجالِ ظالم کے مقابل میں
چھپائے منہ پھرے ڈرتے ہوئے سب خیال والے

غمِ ملت میں ہر ساعت مُصیبت تھی نئی جاں پر
ستم اغیار کے تھے اور ادھر تھی اپنی چشم تر
تیری آمد سے دشمن کانپ اٹھے سب کے سب تھر تھر
تیرے دم سے مرے لاکھوں، ہوا ماتم بپا گھر گھر
یہ احسانوں کا تیرے شکر ہم سے ہو ادا کیونکر
بچایا دجل سے انکے جو ہیں دجلِ نہاں والے

ہُوا کیا ہے گر کوئی نادان اُٹھا تکفیر پہ تیری
کبھی وردِ زبان تعریف ہوگی گھر گھر تیری
کبھی دنیا یہ شیدا ہوگی اے رشکِ قمر تیری
غلامی فخر سمجھے گا ہر اک فردِ بشر تیری
جوانمردی و عالی ہمتی کو دیکھ کر تیری
کہیں تحسیں فرشتے سب میں آسماں والے

کثرت ازدواج

اور

ارائیں میگزین

(اشاعت مورخہ ۸ جولائی سے آگے)

مضمون نگار کے کئے ہوئے معنی غلط ثابت ہو گئے ہیں اس لئے اب میں ان آیات کے صحیح معنی بیان کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلٰث و ربٰع کہ نکاح کرو ان عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں۔ دو دو تین تین اور چار چار۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک حکم ہے جس کے ساتھ یہ رعایت رکھدی گئی ہے۔ فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ یعنے اگر تم ایک سے زائد بیویوں میں عدل نہ کر سکنے سے ڈرو۔ تو پھر ایک ہی کرلو۔ لیکن ہمیں خدا کے اس حکم کو اس رعایت کی وجہ سے ایسا نہ سمجھنا چاہیئے کہ اسکی تعمیل کرنا انسانی طاقت اور قدرت سے باہر ہے کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے کمزور اور ناتواں بندوں کو کبھی کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جسکی وجہ سے انھیں تکلیف مالایطاق کا سامنا ہو۔ اور انکی کمریں ٹوٹ جائیں۔ وہ خدا جو یہ ارشاد فرماتا ہے کہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ اللہ کسی نفس کو ایسا مکلف نہیں کرتا جو اسکی طاقت سے باہر ہو۔ ہاں اتنا ہی بوجھ رکھا جاتا ہے جتنی اسکی طاقت اور ہمت ہو۔ کس طرح کوئی ناممکن الوقوع حکم دے سکتا ہے پھر چونکہ قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جسمیں دعویٰ سے کہا گیا ہے۔ ولقد یسرنا القراٰن للذکر فھل من مدکر کہ ہم نے قرآن کو (عمل کرنیوالوں کے لئے) بہت ہی آسان بنایا ہے۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم میں ہی جو اس خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ جو اپنے بندوں کی وسعت اور طاقت کے مطابق انکے لئے احکام جاری فرماتا ہے اور جس نے قرآن شریف کو عمل کرنیوالوں کے واسطے آسان کتاب قرار دیا ہے کوئی ایسا حکم بھی دیدیتا جسکی تعمیل غیر ممکن ہوتی۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر ایک مومن یہی کہے گا کہ خدا تعالیٰ نے فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلٰث و ربٰع کا حکم جس عدل کے ساتھ مشروط قرار دیکر دیا ہے وہ ایسا ہی عدل ہے جو انسان کی طاقت کے اندر ہو۔ اور اگر وہ ہمت کرے تو کر سکتا ہے۔ ہاں چونکہ تمام انسان ایک جیسے نہیں ہوتے بعض کمزور ہوتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ نے انکی حالت پر نظر فرما کر یہ رعایت رکھدی کہ تم ایک ہی عورت کر لینا۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ کوئی بھی انسان عدل نہیں کر سکتا۔ اس لئے سب کو ایک ہی عورت کرنی چاہیئے اور تعدد ازدواج ناجائز ہے کیونکہ اول تو اسی عظیم الشان نے (فداہ ابی و امی) جسکے ذریعہ یہ بات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں پہنچی ہے اسپر عمل کر کے دکھا دیا۔ اور اپنے فعل سے ہمارے لئے اس آیت کی تفسیر فرما دی ہے چونکہ آپ قرآن کریم کے سب سے بہترین مفسر تھے اور آپکا جو تعلق خدا تعالیٰ سے تھا وہ نہ کسی کا ہُوا ہے اور نہ ہوگا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے کلام کو آپ سے زیادہ اور کوئی نہیں سمجھ سکتا پس کسی مومن کو قرآن کریم کی اس تفسیر میں جو آپ نے قولاً یا فعلاً کی۔ جائے دم زدن نہیں ہے اور پھر جبکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تمہارے ہر ایک کام اور فعل کے لئے اللہ کا رسول نمونہ ہے جس کام کو اس نے کیا۔ اس کو تمہیں بھی کرنا چاہیئے اور جسکو اس نے نہیں کیا وہ تمہارے کرنے کا بھی نہیں پس وہ بات جس کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تصدیق فرما دی۔ اسمیں کسی قسم کا اختلاف کرنا اور کچھ کا کچھ مطلب لینا ایک مسلمان کی شان سے بہت بعید ہے مضمون نگار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوۂ حسنہ پر بھی دیدہ دانستہ یا غلطی سے پردہ ڈالنا چاہا ہے چنانچہ لکھتا ہے کہ "بعض اوقات ایسی ضرورتیں لاحق ہو جاتی ہیں کہ ایک سے زائد بیویاں کرنی پڑتی ہیں۔ مثلاً عورت دایم المریض ہو اور وہ گھر کے کاروبار کی نگرانی اور حقوق زن و شوی کی ادائیگی میں قاصر ہو۔ یا عورت اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو۔ یا کوئی اور دینی یا دنیوی ضروریات مدنظر ہوں تو اس صورت میں ترویج ثانی ہو سکتی ہے۔ مگر وہ بھی بدیں شرط کہ پہلی بیوی برضامندی خود اجازت دے۔ کہ وہ اپنے حقوق چھوڑنے پر آمادہ ہے۔ جیسے ہمارے رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حکم کے آنے کے بعد اپنی تمام بیویوں کو مطلع کیا کہ اب میں تم سب کو بطریق احسن طلاق دینے کو تیار ہوں

مگر ان تمام نے جو دنیاوی اغراض و مفاد کی غرض سے نہیں۔ بلکہ دینی ترقیات حاصل کرنے کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آئی تھیں۔ دنیا کی تمام نعمتوں کو ترک کرنے اور اپنے حقوق کو ایک دوسری پر قربان کر دینے کا وعدہ کیا۔ اور اس طرح وہ تمام جنکی تعداد میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں منسلک ہیں اور یہ حکم عین منشائے الٰہی کے مطابق تھا" یہاں کثرت ازدواج کو جائز تو قرار دیا گیا ہے "مگر وہ بھی بدیں شرط کہ پہلی بیوی برضامندی خود اجازت دے کہ وہ اپنے حقوق کو چھوڑنے پر آمادہ ہے" نہ معلوم یہ شرط کہاں سے لگا دی گئی ہے قرآن شریف میں تو اس کا ذکر تک نہیں نہ احادیث سے پتہ لگتا ہے پھر کس طرح کسی کی خود تراشیدہ شرط کو شریعت اسلام کے ایک بہت بڑے مسئلہ کا جزو اعظم قرار دیا جائے اور سمجھا جائے کہ جبتک یہ شرط نہ پوری ہولے اسوقت تک خواہ نکاح ثانی کی کیسی ہی سخت ضرورت کیوں نہ لاحق ہو پھر بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ اس غلط اور بے بنیاد بات کی تائید بھی ایک غلط اور خلاف واقعہ بات سے ہی کی گئی ہے یعنی لکھا ہے کہ "جیسے ہمارے رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حکم کے آنے کے بعد اپنی تمام بیویوں کو مطلع کیا کہ اب میں تم سب کو بطریق احسن طلاق دینے کو طیار ہوں"۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز ہرگز اس حکم کے آنے پر اپنی عورتوں کو طلاق دینے کے متعلق نہیں کہا۔ اگر کہا ہے تو ثبوت دیجیئے۔ پھر اگر بقول آپکے وہ تمام کی تمام اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں منسلک ہیں۔ کہ انھوں نے اپنے حقوق کو ایک دوسری پر قربان کر دینے کا وعدہ کیا۔ تو اس کا ثبوت بھی دیجیئے۔ کیا اسی کا نام حقوق قربان کر دینا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باری باری ہر ایک بیوی کے گھر رہتے تھے کیا اسی کو اپنے حقوق کا ایک دوسری پر قربان کرنا کہا جاتا ہے کہ جب حضرت سودہؓ نے بوجہ اپنی کبرسنی کے حضرت عائشہؓ کو اپنی باری دی۔ تب آپ حضرت عائشہؓ کے گھر دو باریوں کے برابر رہنے لگے۔ اور کیا یہی اپنے حقوق کو چھوڑ دینا تھا کہ جب آپ سخت علیل ہوئے اور چلنے کی طاقت نہ رہی۔ تو آپ نے اپنی سب عورتوں سے حضرت عائشہؓ کے گھر رہنے کے لئے اجازت چاہی اور سب کے اجازت دینے پر آپ انھیں کے گھر رہے۔ پس یہ بالکل غلط بات ہے کہ آپکی ازواج مطہراتؓ نے ایک دوسری پر اپنے حقوق کو قربان کر دیا تھا۔ نہ سوائے حضرت سودہؓ کے کسی نے اپنی باری کسی کو دی۔ نہ ایسا کرنا ضروری تھا۔ اگر یہ بات ضروری ہوتی تو خدا تعالٰے اپنے کلام پاک میں اس شرط کو کیوں نہ بیان فرما دیتا۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے طرز عمل سے اسکی کیوں نہ تصدیق ہوتی۔ پھر اگر اس شرط پر ہی غور کیا جائے تو اسکی لغویت معلوم ہو جاتی ہے کیونکہ دنیا میں کوئی ایسی عورت نہیں ہے جو اپنے تمام حقوق کو چھوڑ کر خاوند کو اور بیوی کرنے کی اجازت دیدے۔ الا ماشاء اللہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ نے ایسا نہیں کیا تو اور کس کی طاقت ہے کہ ایسا کر دکھائے۔ اور جب ایسا ہو نہیں سکتا تو ماننا پڑے گا کہ قرآن کریم کا یہ حکم ایسا ہے جسکی تعمیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عورتیں اپنے اپنے حقوق کو قربان نہیں کرتیں لیکن خدا تعالٰے نے دوسرا یا تیسرا یا چوتھا نکاح کرنے کے ساتھ پہلی بیوی سے رضامندی اور اجازت حاصل کرنے کا ہرگز کہیں ذکر ہی نہیں فرمایا۔ کیونکہ وہ خالق فطرت ہے وہ جانتا تھا کہ ایسا کرنے سے ہمارے اس حکم کی تعمیل محال ہو جائے گی اور وہ مصلحتیں اور ضرورتیں جو اس سے وابستہ ہیں پوری نہ ہو سکینگی۔ ہاں اس نے نکاح ثانی کا حکم دیکر اسبات کو ضروری اور فرض قرار دیدیا کہ اگر تم سب عورتوں میں ظاہری عدل کر سکو۔ اور ان میں کسی قسم کا فرق نہ آنے دو۔ تو اس کے کرنے کی جرأت کرو۔ ورنہ ایک ہی عورت کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کسی عورت سے اجازت لی اور نہ کسی نے دی۔ اور نہ ہی قرآن شریف میں اس طرح کی اجازت لینے کا کوئی حکم ہے۔ اس لئے اب بھی کسی مسلمان کو اسبات کی ضرورت نہیں ہے کہ جبتک اسکی پہلی بیوی اسے نکاح ثانی کی اجازت نہ دے نکاح نہ کرے اور یہ کہنا کہ چونکہ عدل ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے ایک سے زاید بیویاں نہیں کرنی چاہئیں شریعت اسلام کے خلاف ہے۔ وہ آیت جس سے یہ مطلب نکالا جاتا ہے یہ ہے۔ "لن تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقہ" کہ تم عورتوں میں عدل نہیں کر سکتے۔ اگرچہ تم اسکی حرص اور خواہش بھی کرو۔ پس تم تمام کے تمام ایک ہی طرف نہ جھک جانا۔ اور دوسری کو لٹکی ہوئی چیز کی طرح نہ کر دینا۔ اس آیت میں ایسے عدل کا ذکر ہے جو عورتوں کے متعلق ہے اور جس سے انسان باوجود خواہش کے بھی خاطر خواہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان دونوں آیتوں میں ایک ہی قسم کے عدل کا ذکر ہے یا علیحدہ علیحدہ کا۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک نہیں کیونکہ اگر ایک ہی ہوتا تو چاہیئے تھا کہ کوئی مسلمان ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی کبھی جرأت نہ کرتا۔ اور اگر ایسا کرتا۔ تو اسے اسلام کے ایک حکم کی خلاف ورزی کرنیوالا قرار دیا جاتا۔ لیکن واقعات اس کے خلاف گواہی دیتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام کے علاوہ اور بھی سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ایسے مسلمان ہوئے ہیں جنھوں نے ایک سے زائد بیویاں ایک وقت میں رکھیں۔ اور ان سے عدل کیا۔ اگر عورتوں سے کسی قسم کا عدل کرنا بالکل ناممکن ہی تھا۔ تو یہ لوگ کس طرح کرتے جبکہ وہ بھی تو ہماری طرح کے ہی انسان تھے۔ اس لئے وہ عدل جس کے کرنے کا حکم خدا تعالٰی نے دیا ہے۔ ایسا نہیں ہے جو ناممکن ہو۔ پس یہ عدل اس سے علیحدہ ہے جسکے متعلق خدا تعالٰی نے فرمایا ہے کہ تم کر ہی نہیں سکتے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ دو تو عدل الگ الگ ہیں۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر قرآن شریف کی اس آیت پر غور کیا جائے جسمیں چار تک بیویاں کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ عدل ظاہری معاملات کے متعلق ہے چنانچہ خدا تعالٰی فرماتا ہے فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃً او ما ملکت ایمانکم ذالک ان لا تعولوا۔ یعنی اگر تم ایک سے زائد بیویاں کرنیسے ڈرو۔ تو ایک ہی کر لو۔ یا لونڈی کو بیوی بنا لو۔ اس طرح کرنا تمہارے اخراجات عیالداری میں آسانی پیدا کرنیوالا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں جو عدل کرنے کا ارشاد ہے وہ وہی عدل ہے جو تعولوا یعنی عیال کی پرورش اور نگہداشت کے متعلق ہے اور ایسے معاملات میں ہمت کرنے سے عدل ہو سکتا ہے کیونکہ عدل دو یا دو سے زیادہ چیزوں میں برابری اور مساوات قائم رکھنے کو کہتے ہیں۔ اور اس طرح کی برابری کو سب عورتوں کو بغیر کسی خصوصیت کے کھانا۔ کپڑا اور دیگر اخراجات دنیا گفتگو میں یکساں نرمی اور ملاطفت برتنا ایک سے مکان میں ٹھیرانا کوئی مشکل امر نہیں۔ بیوی تو پھر بھی ایک ایسی چیز ہے جسے خدا تعالیٰ نے انسان کو سکینت قلب دینے والی قرار دیا ہے اور انسان کا بہترین دوست فرمایا ہے ہم تو دیکھتے ہیں کہ انسان اپنے دشمنوں اور معاندوں سے ظاہری معاملات میں اس خوبی اور عمدگی سے

برتاؤ کرتے ہیں۔ کہ دیکھنے والوں کو وہم وگمان بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ فلاں کے دل میں فلاں کی نسبت کچھ کدورت اور رنجش ہے حتیٰ کہ انسان خود بھی اسطرح سلوک کرنے والے کو اپنا دشمن نہیں سمجھتا۔ دشمن مدتوں دشمنی کی آگ کو اپنے سینے میں چھپائے رہتے ہیں لیکن منہ سے شیرینی ٹپکاتے ہیں۔ مخالف مدتوں مخالفت کی تدبیریں کرتے رہتے ہیں لیکن باتوں سے جان نثاری کا بھی ثبوت دئے جاتے ہیں۔ مگر وقت پر اپنا کام بھی کر گذرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان باوجود دل میں دشمنی اور کینہ رکھنے کے بھی ظاہری طور پر کسی سے اچھی طرح سلوک کر سکتا ہے جب اس حالت میں کر سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ایک بیوی کے دوسری بیوی سے کسی بات میں کم درجہ پر ہونے کی وجہ سے ظاہری معاملات میں برابری کا برتاؤ نہ کیا جا سکے۔ اگر کسی کی دو عورتوں میں سے ایک باسلیقہ ہے تو ہوا کرے لیکن دوسری کو نان ونفقہ دینے میں اسکا سلیقہ کوئی ایسی روک نہیں ہو سکتا جو ایک خدا کے احکام پر عمل کرنے والے انسان کی طاقت سے بالاتر ہو۔ اگر ایک خوبصورت ہے۔ تو ہوا کرے۔ دوسری سے سنجیدہ پیشانی گفتگو کرنے میں اسکی خوبصورتی کوئی روک نہیں ڈال سکتی۔ یہی حال تمام باتوں کا ہے۔ ہاں یہ باتیں دلی محبت میں مساوات نہیں قائم رہنے دیتیں۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اسمیں عدل کرنا تمہاری طاقت سے باہر ہے۔ اس معاملہ میں تم معذور ہو۔ لن تعدلوا والی آیت میں اسی کے متعلق ذکر ہے واقعہ میں یہ انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ کیونکہ انسان کی نظر میں یہ رکھ دیا گیا ہے کہ اعلیٰ اور ادنےٰ چیز کو فرق و امتیاز کی نظر سے دیکھے اور جس میں کوئی خوبی پائے اسکی طرف اسکا دل بہ نسبت دوسری کے زیادہ مائل ہو۔ اسیلئے اسکے متعلق یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ مساوات کو عمل میں لایا جائے۔ اور تمام امتیاز اٹھا [illegible] کو ایک سطح پر رکھا جائے۔ اسی آیت سے اس بات کی بھی تصدیق ہو جاتی ہے کہ یہاں دلی محبت میں عدل کرنے کے متعلق ذکر ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لن تعدلوا بین النساء ولو حرصتم۔ کہ تم اگر عورتوں میں عدل کرنے کی خواہش بھی کرو۔ تو بھی عدل نہیں کر سکتے۔ اسکا اگر یہ مطلب ہوتا کہ چونکہ عورتوں سے کسی قسم کا بھی عدل نہیں ہو سکتا۔ اسیلئے ایک سے زیادہ بیویاں نہیں کرنی چاہئیں۔ تو چاہئیے تھا۔ کہ اسکے بعد یہ حکم دیا جاتا۔ کہ تم ایک سے زیادہ نکاح ہی نہ کرنا۔ لیکن بجائے اسکے خدا تعالےٰ یہ فرماتا ہے۔ کہ فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ یعنی تم سارے کے سارے ایک ہی عورت کی طرف نہ جھک جانا اور دوسری کو لٹکی ہوئی چیز کی طرح نہ چھوڑ دینا۔ اس فرمانے سے دوسری بیوی کا نہ کرنا نہیں نکلتا۔ بلکہ کرنا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اسمیں خدا تعالےٰ نے ایک سے زائد بیویوں کے ساتھ سلوک کرنے کے متعلق تنبیہہ فرمائی ہے۔ اور منع کیا ہے کہ ایک ہی کیطرف بالکل نہ جھک جانا۔ دوسری کی طرف بھی خیال رکھنا۔ اگر خدا تعالیٰ کا منشاء اس آیت کے بیان فرمانے سے یہ ہوتا۔ کہ ایک سے زائد بیویاں نہ کی جائیں۔ تو پھر دو یا ایک سے زیادہ بیویوں سے سلوک کرنے کے متعلق ہدایت فرمانا کیا معنی رکھتا ہے۔ پس پہلی آیت میں ظاہری معاملات کے اندر عدل کرنے کا حکم ہے۔ جسکا ثبوت ساتھ ہی خدا تعالےٰ نے ذٰلک ادنیٰ الا تعدلوا فرما کر دیدیا ہے اور دوسری آیت میں دلی محبت کے عدل کا ذکر ہے۔ جسکا ہونا نا ممکن ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے اس سے انسان کو معذور قرار دیکر چار تک عورتیں کرلینے کا مجاز رکھا ہے۔ ان معنوں کے لحاظ سے دونوں آیتوں میں تناقض اور اختلاف نہیں پیدا ہوتا۔ اور نہ ہی کسی قسم کا اعتراض ان پر وارد ہو سکتا ہے۔ اسیلئے یہی معنی درست اور صحیح ہیں +

غلام نبی (دہلانوی)

حق برزبان جاری

۱۵ جون کے پیغام میں حضرت اقدس کی تقریر کا دوسرا حصہ چھپا ہے جسمیں بعض فقرات ذیل الفاظ غور طلب ہیں :-

میں عوسے سے کہتا ہوں کہ الحمد سے لیکر والناس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچ کیا میری تکذیب آسان امر ہے۔ یہ میں از خود نہیں کہتا۔ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی۔ اور خدا کو چھوڑ دیا اسی کی طرف میرے ایک الہام میں بھی اشارہ ہے انت منی وانا منک۔ بے شک میری تکذیب سے خدا کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اور میرے اقرار سے خدا تعالیٰ کی تصدیق ہوتی ہے اور اسکی ہستی پر قوی ایمان پیدا ہوتا ہے اور پھر میری تکذیب میری تکذیب نہیں یہ رسول اللہ صلعم کی تکذیب ہے۔ اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لیے جرأت کرے ذرا اپنے دل میں سوچ اور اس سے فتویٰ طلب کرے کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے (پیغام نمبر ۱۴۳ صفحہ ۲ کالم ۲)

اِس عبارت کو غور سے بار بار پڑھو کہ اس سے مسئلہ کفر صاف ہوتا ہے۔ آپنے بار بار فرمایا کہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ خدا کو چھوڑتا ہے جو میری تکذیب کرتا ہے سارے قرآن کی تکذیب کرتا ہے پس کیا اس بات میں شک باقی رہ جاتا ہے کہ آپ اپنا اور رسول اللہ صلعم کا معاملہ واحد قرار دے رہے ہیں۔ البتہ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور صاحب شریعت رسول ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کی نبوت آنحضرت کی طفیل اور آپ کی وساطت سے ظلی طور پر ہے۔ اسیلئے کفر کا فتوےٰ بھی بوساطت آنحضرت صادر ہوتا ہے۔ اور اسی دنیا سے آتا ہے جسمیں میرا آقا کرسی نشین ہے یہاں یہ عذر نہیں پیش ہو سکتا کہ آپنے مکذبین کو کافر فرمایا ہے اور مکذب کے معنے ہیں جو زبان سے مفتری یا کافر کہے۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت اقدس نے حقیقۃ الوحی میں فرمایا ہے کہ یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھیراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا اسیوجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳) جو آپ کی بیعت میں داخل نہیں ہوتا اسی لئے نہیں ہوتا کہ وہ آپ کو مفتری سمجھتا ہے۔ باقی رہے بے خبر لوگ سوان کے بارے میں جو دیگر انبیاء کو نہ ماننے پر حکم ہے۔

وہی مسیح موعود کے نہ ماننے پر حکم ہے کوئی الگ بات نہیں۔ پھر قرآن مجید میں بھی بار بار ذکر آیا ہے کہ کفار ہیں جو رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں تو کیا اس سے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ جو دعوت سُنکر خاموش رہتے۔ وہ زمرہ کفار میں شامل نہیں رہتے۔ اگر وہاں یہ بات نہیں تو یہاں بھی نہیں سمجھنی چاہیئے۔ پھر اسی عبارت کو غور سے دیکھو آپنے چھوڑنا یعنی بیعت نہ کرنا (اور توقف بھی ایک قسم انکار کی ہے۔ براہین حصہ پنجم) اور انکار وہ ماننا۔ بیعت نہ کرنا بھی تکذیب کے علاوہ لکھا ہے۔ پھر آپنے اسی تقریر میں اپنے لیے رسول کا لفظ استعمال کیا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

> اسوقت ایک مصلح کی ضرورت ہے جو اس فساد کی آگ کو بجھائے مگر خدا کا شکر ہے کہ اسنے ہم کو صرف ضروریات محسوسہ تک ہی نہیں رکھا۔ بلکہ اپنے رسول کی عظمت وعزت کے اظہار کیلئے بہت سی پیشگوئیاں پہلے سے اسوقت کیلئے مقرر رکھی ہوئی ہیں +

پس جو دوسرے رسولوں کی بیعت نہ کرنے پر فتویٰ ہے وہی فتوےٰ آپکی بیعت نہ کرنے پر ہے۔ لانفرق بین احد من رسلہ ہم رسولوں میں تفریق نہیں کرتے

والسلام (حق پسند)

حضرت فخر رسل مصلح موعود کا سفر لاہور

ہجریار کی کہانی
عزیز الرحمن انور کی زبانی

مژدہ صد مژدہ تمہیں احمدیان لاہور
سات دن پہلے سے جو عید کے آثار ہیں
سطوت حضرت محمود کا دیکھو یہ اثر
بھر کے اک جام مئے کہنہ پلا جلدی سے
آج وہ دن ہے کہ حسیدن کیلئے ہے
قدرت ثانی احمد کی جھلک پڑتی ہے
وہ اولو العزم جسے فخر رسل حق کہا
بس پہنچا جائیے اسی جا جہاں کا شہرہ
وہ جو حساد ہیں جلتے ہیں انہیں جلنے دو
آج دیکھیں ہے محمود کی شوکت آکر
ہاں وہی لوگ چلاتے ہیں جو از راہ ستم
وہ زباں ہیں کہ بھریاں ۔ مگر اب ہیں
ابتو محمود ہی محمود ہی یا فضل ہی فضل
اب بھی آجاؤ کہ ہے وقت بھی توبہ کا
یہ تو لاہور کا قصہ ہے مگر بھولیں نہیں
یک فرقت زدہ مہجور پہ جو گزری ہے
خیر دو چار جو دن ہیں وہ گزر جائینگے
صبر کرتے ہیں کہ ہے صبر کا اجر کثیر
کہ ہے مرکز یہی اس سلسلہ حقہ کا
تم میں نازل ہوا وہ جان جہان لاہور
خوب گزریگا یہ ماہ رمضان لاہور
سرنگوں ہو کے گرے سارے بتان لاہور
ترے قربان میں اے پیر مغان لاہور
چشم بر راہ تھے سب احمدیان لاہور
ہوگئی اور بھی کچھ شوکت و شان لاہور
اسکا ہر نقش قدم ماہ زمان لاہور
ایک یہی نام ہوا ورد زبان لاہور
ان کے حق میں تو جہنم ہے مکان لاہور
جنکو دعویٰ تھا کہ ہیں روح روان لاہور
تیر پر تیر کرے گی کر کے کمان لاہور
کام دیتا نہیں کچھ سنگ فسان لاہور
جھوٹ ثابت ہوا جو کچھ تھا گمان لاہور
اس سے کچھ کم تو نہ ہو جائیگی شان لاہور
قادیان پاک ہے وہ اصل امان لاہور
کیا سمجھ سکتا ہے وہ پیر جوان لاہور
ہم اٹھا لیتے ہیں یہ بار گران لاہور
آخر کار ہمیں آئے گی جان لاہور
جو ہے سرمایۂ عرفان و کان لاہور

وہ دل کہہ ہی گئی آج زبان انور
گو پسندیدہ نہ تھی شرح بیان لاہور

فہرست نو مبائعین

محمود احمد صاحب	مونگھیر	مہتاب الدین صاحب	ہوشیارپور
چراغدین صاحب	گجرات	سید ظہیر الدین صاحب	کٹک
سید عبدالرحمن صاحب	پترہ بنگال	غلام رسول صاحب	گوجرانوالہ
پیر محمد صاحب	ہوشیارپور	محمد منیر الدین صاحب	مونگھیر

فہرست وصایا

جو مختلف مقامات کے احمدی دوستوں اور خواتین نے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کیں

(بقایا ۔ اپریل ۔ مئی ۔ جون)

۹۰۶ ۔ غلام رسول ولد حاجی محمد افغان ۔ قادیان ضلع گورداسپور $\frac{1}{5}$ حصہ موجودہ کتب ۱۵ کا اور بعد وفات جائداد متروکہ کا۔

۹۰۷ ۔ مسماۃ عائشہ بنت عبدالغفار قادیان ضلع گورداسپور $\frac{1}{5}$ حصہ موجودہ جائداد معہ مہر چارسو اٹھائیس کا اور بعد وفات جائداد متروکہ کا

۹۰۸ ۔ مسماۃ میر خانم بنت فیض احمد خان قادیان ضلع گورداسپور $\frac{1}{10}$ حصہ موجودہ زیور سے کا ادا کیا ۔ اور دسواں حصہ بعد وفات متروکہ جائداد کا +

۹۰۹ ۔ مسماۃ بیگم بی بی زوجہ محمد الدین نومسلم قادیان ضلع گورداسپور $\frac{1}{10}$ موجودہ زیور سے کا ادا کیا اور دسواں حصہ بعد وفات متروکہ جائداد کا

۹۱۰ ۔ محمد دین ولد بھگو شیخ نومسلم قادیان ضلع گورداسپور $\frac{1}{10}$ حصہ مزدوری کا اور بعد وفات ثابت شدہ متروکہ جائداد کا +

۹۱۱ ۔ مسماۃ عائشہ النساء اہلیہ محمد تقی آرائیں ساکن سنور ریاست پٹیالہ $\frac{1}{3}$ حصہ موجودہ زیور معہ مہر ما ۲۳۸ کا اور بعد وفات زاید متروکہ جائداد کا +

۹۱۲ ۔ عمرہ بنت عبدالرحیم بھٹی سیالکوٹ حال قادیان ضلع گورداسپور $\frac{1}{10}$ حصہ یکصد روپے کا ادا کیا ۔ اور بعد وفات ثابت شدہ متروکہ جائداد کا

۹۱۳ ۔ عطو بنت شہاب خان راجپوت ساکن قادیان ضلع گورداسپور $\frac{1}{10}$ حصہ مہر ۳۲ روپے اور بعد وفات ثابت شدہ متروکہ جائداد کا

۹۱۴ ۔ نقیر محمد ولد نکم موچی ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور صرف مبلغ عہ بموجب وصیت الدخود داخل کئے +

۹۱۵ ۔ عمر الدین ولد فتحدین موچی ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور $\frac{1}{10}$ حصہ اسوقت ۱۲ داخل کر دے گا ۔ بعد وفات دسواں حصہ متروکہ جائداد کا +

۹۱۶ ۔ غلام رسول ولد محمد مخدوم ساکن گجرات نے $\frac{1}{10}$ حصہ تا ہزار کا مبلغ ۲۰ روپیہ زندگی میں دیا +

۹۱۷ ۔ مسماۃ خوشاں بنت گاندھی گوجر ساکن ریاست مالیر کوٹلہ $\frac{1}{10}$ حصہ موجودہ زیور قیمتی ما ۲۰۹ کا بعد وفات ثابت شدہ متروکہ جائداد کا

حضرت فضل عمر امام اولوالعزم ایدہ اللہ لاہور میں

غیر مبائعین سے مباحثہ

اخیر کا بی چھپ چکی تھی کہ جمعہ کی صبح کو لاہور سے کچھ رپورٹیں موصول ہوئیں جن کا ماحصل یہ تھا کہ پیغامی احباب سے زبانی و تحریری نامہ و پیام ہو رہے ہیں ۔ اِدھر سے ہر طرح اتمام حجت کیا جا رہا ہے لیکن وہ حضرات لنگ سے ٹالتے ہیں ۔ خدام حضرت نے دعوت بھی دی جس کا قبول کرنا سنت تھا مگر مولوی محمد علی صاحب نے اسے بھی رد کر دیا ۔ حضرت صاحب نے ایک تجویز یہ بھی فرمائی کہ تمام معززین و رؤسا شہر کو مدعو کر کے تبلیغ کی جائے ۔ تیسرا ارشاد یہ تھا کہ سارے شہر میں ایک ہی وقت تبلیغی تقریریں ہوں بعد میں ایک خبر یہ آئی کہ حضرت صاحب ہفتہ کی صبح کو واپس تشریف لاتے ہیں چنانچہ جمعہ کی رات کو سواری گاڑیاں وغیرہ بٹالہ سٹیشن پر بھیجی گئیں مگر ہفتہ کو میر محمد اسحٰق صاحب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب و شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی نے علی الصبح دارالامان پہنچ کر خبر دی کہ مباحثہ کی تجویز ہو گئی اور حکم ملا ہے کہ کتابیں وغیرہ ضروری سامان مباحثہ لیکر پہلی ٹرین میں لاہور واپس آ جائیں چنانچہ میر قاسم علی صاحب و قاضی اکمل صاحب بھی انکے ساتھ گئے +

مختلف واقعات متعلقہ کا خلاصہ حسب ذیل ہے :- (۱) حضرت صاحب کا ڈاکٹری ملاحظہ ہوا حلق وغیرہ کی شکایت کے متعلق معائنہ و معالجہ بھی کامیابی سے ہو گیا (۲) ۸ جولائی کو شہر میں بذریعہ اشتہار مطبوعہ اعلان عام ہوا کہ آج بعد نماز مغرب سلسلہ احمدیہ کے متعلق پبلک لیکچر ہو گا (۳) ۷ تاریخ کی رات کو مولوی سید سرور شاہ صاحب کی تقریر حضرت مسیح موعود کی شان پر گھنٹہ بھر تک ہوئی (۴) ۸ جولائی کو میر محمد اسحٰق صاحب حافظ روشن علی صاحب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری ۔ غیر احمدی علماء یعنی مولوی اصغر علی روحی اور شمس العلماء عبدالحکیم صاحب کے پاس گئے اور یاتی من بعدی اسمہ احمد کو پیش کیا ۔ روحی صاحب سے عربی میں گفتگو ہوئی دو چار باتوں ہی میں لاجواب ہو گئے ۔ دوسرے صاحب سے $1\frac{1}{2}$ گھنٹہ تک گفتگو ہوئی یہ عربی زبان میں بات چیت نہ کر سکے ۔ آخر وہ بھی رہ گئے (۵) جمعرات کو حافظ روشن علی صاحب نے احمدیت کی تائید میں مجمع کثیر کے سامنے ڈھائی تین گھنٹے تک ایک پُر زور و مدلل تقریر فرمائی جس کا پبلک پر بڑا اثر ہوا (۶) جمعہ کی صبح کو میر محمد اسحٰق صاحب نے مسئلہ نبوت و خلافت و کفر و اسلام .... دس بجے تک کوئی یقینی خبر نہیں کہ مباحثہ ضرور ہی ہو گا یا نہیں ۔

(باقی مفصل انشاء اللہ اگلے پرچہ میں)